بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۷ شوال ۱۳۸۸ھ ۱۷ صلح ۱۳۴۸ ہش ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے

نوافل سے مُراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے

"مومن دنیا کو گھر نہیں بناتا اور جو ایسا نہیں خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کو گھر بنانے والے کی عزت ہے۔ خدا تعالیٰ مومن کی عزت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمتِ مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سُست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔ مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اس کے دل میں ایک درد ہوتا ہے جو اسے بے چین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آ جاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ، اس کے کان خدا تعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس قدر تردّد نہیں ہوتا جس قدر مومن کی جان نکالنے میں تردّد ہوتا ہے یوں تو خدا تعالیٰ کی ذات سب ترددات سے پاک ہے لیکن یہ فقرہ جو فرمایا تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مر جاتے ہیں لیکن مومن کا معاملہ دگرگوں ہے ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے اور خوفناک بیماریوں سے نجات دے کر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اسے معمولی انسانوں کی طرح ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد ہفتم صفحہ ۳۹، ۴۰)

اخبارِ احمدیہ

-○ ربوہ ۱۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-○ ربوہ ۱۶ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مد ظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

-○ ربوہ ۱۶ صلح۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو اب بخار تو نہیں ہے۔ لیکن نزلہ اور کھانسی کی تکلیف بدستور ہے۔ نیز سر میں درد اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

مزید برآں آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت بھی انفلوئنزا کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ کل بخار ۱۰۲ تھا آج بخار تو نسبتاً کم ہے۔ لیکن نزلہ اور کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔ اور کمزوری بھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

-○ مکرم عبدالرشید صاحب رازی مبلغ تنزانیہ کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اسی طرح مکرم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ گیمبیا کے چھوٹے بھائی رشید احمد صاحب بھی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

قارئین الفضل سے دونوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

عزیز جعفر احمد خاں سلمہٗ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی)

میرے پوتے عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن عباس احمد خان کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۱۵ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار تو اب کم ہے صرف معمولی ٹمپریچر باقی ہے۔ مگر غنودگی اور بے چینی بہت ہے پہلے، اپریشن کے بعد ظاہری حالت اچھی معلوم ہوتی تھی مگر اس دفعہ ابھی تک طبیعت سنبھلی نہیں۔

میں احباب جماعت اور جملہ بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا قادر مطلق اور شافی خدا اپنے فضل و رحم سے عزیز جعفر احمد سلمہ کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ صلح ۱۳۴۸ ہش

توبہ کا مقام اسلام میں

(۲)

انسان میں رجا اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اس کو یقین ہو جائے کہ اب وہ نئی زندگی شروع کر رہا ہے۔ اور اس کے سر سے پہلے گناہوں کا بوجھ اتر گیا ہے۔ ورنہ اگر اس کو یہ خدشہ رہے کہ اس کے گناہ بخشے ہی نہیں جا سکتے۔ اور ان کی سزا ان کو آئندہ زندگی میں ضرور ملے گی تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور کبھی اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب انسان کو اطمینان قلب ہی حاصل نہ ہو تو وہ کیا نیکی کر سکتا ہے۔ اور اس طرح گناہ کی زندگی میں گرفتار رہتا ہے۔ اور آخر کار جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔ عیسائیت نے اس کا علاج یہ سوچا کہ خدا تعالیٰ کے بیٹے کی قربانی کا مسئلہ ایجاد کر لیا۔ گویا یک نہ شد دو شد۔ ایک تو اپنے گناہوں کا صدمہ۔ پھر ایک بے گناہ کی سزا کا صدمہ۔ اگر انسان سوچے تو اس میں کوئی نجات نہیں ہے کہ انسان اپنے گناہوں کے لئے دوسرے کی قربانی کو غنیمت سمجھے۔ ایک تو دوسرے کو مفت کی سزا بھگتنی پڑی اور دوسرے خود گناہوں میں بے باک ہو گیا۔ کہ چلو گناہ کا کفارہ تو ہو چکا۔ اب جو جی میں آئے کئے چلے جاؤ۔

آسکر وائلڈ ایک انگریز ادیب نے ایک بڑی لطیف بات پیدا کی ہے۔ چنانچہ وہ ایک ادبی پارہ میں لکھتا ہے کہ خداوند جا رہا تھا تو اس نے ایک فاحشہ کو دیکھا کہ وہ شراب میں سرمست تھی اور گندی نالی میں گری ہوئی تھی۔ خداوند نے اس کو دیکھا تو سخت نفرت کے ساتھ دیکھتا ہوا گزر گیا۔ فاحشہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھ کر خداوند کے پیچھے روتی ہوئی گئی۔ اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ کیا تو نے مجھے دوبارہ زندہ کر کے میرے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھا لیا کہ اب مجھ سے نفرت کی گئی ہے۔ خداوند سے اس کا کوئی جواب بن نہ آیا۔

الغرض عیسائیت نے جو علاج سوچا ہے وہ نتیجہ خیز نہیں ہے جب انسان کو یقین ہو جائے کہ اس کے گناہوں کا بوجھ دوسرے نے اٹھا لیا ہے۔ تو وہ گناہوں پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ اس نتیجہ سے بچنے کے لئے عیسائی بزرگوں نے بہت سی تاویلیں کی ہیں مگر ان تاویلوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جس کا نتیجہ یورپ گناہوں میں بڑھتا ہی چلا گیا ہے اور آج یورپین معاشرہ فحش ترین معاشرہ بن گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک عفو گناہ بھی ہے۔ کہ جب وہ رجوع کرتا اور توبہ کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے لوگ اس نعمت سے بالکل بے بہرہ ہیں اس لئے کہ وہ اس پر اعتقاد ہی نہیں رکھتے کہ توبہ سے گناہ بھی بخشے جایا کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم کو جونوں میں جانا پڑے گا اور معافی نہیں مل سکتی۔ عیسائیوں کے اصول کے موافق مسیح کے خون پر ایک بار ایمان لا کر اگر گناہ ہو جاوے تو پھر صلیب مسیح کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ مسیح دو مرتبہ صلیب پر م

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

قطعہ

کیا عقل! اپنے آپ کا ادراک بھی نہیں
کیسا جنوں! گریباں ذرا چاک بھی نہیں
میں ذرہ بھی نہیں تو سراج منیر ہے
تو صاحب لولاک ہے میں خاک بھی نہیں

تنویر

ہو نہیں پڑے گا تو کیا یہ بات صاف نہیں ہے کہ ان دونوں کے نہ بخشے جانے اور نجات کی راہ بند ہے۔ کیونکہ صدور گناہ تو رک نہیں سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کا شکر نہ کرے تو یہ بھی گناہ ہے۔ اور غفلت کرے تو یہ بھی گناہ ہے اور ان گناہوں پر بھی جونوں میں جانا پڑے گا یا مسیح کو دوبارہ صلیب نہیں دیا جائے گا اس لئے کلی طور پر مایوس ہونا پڑے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم نہیں دی۔ ان کے لئے ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ جب انسان اس کی طرف رجوع کرے اور اپنے پچھلے گناہوں کا اقرار کر کے اس سے خواستگار معافی ہو۔ اور آئندہ کے لئے نیکیوں کا عزم کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں بلکہ پوری توجہ سے سنو۔ اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا۔ اور ان کا اثر ابھی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

منکرینِ ہستی باریتعالیٰ کے شکوک کا ازالہ

(تقریر محترم جناب میرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء)

(آخری قسط)

(۸) "بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی۔ اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا۔ جب شدتِ مرض انتہاء تک پہنچ گئی تب مَیں نے دعا کی تو الہام ہوا۔ بَرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔ یہ واقعہ بھی قریباً سَو آدمی کو معلوم ہو گا!"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۹)

(۹) "ایک دفعہ نواب علی محمد خان مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب مَیں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا "کھل جائیں گے" مَیں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔"

(۱۰) "اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ صاحبزادہ عبداللطیف اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے بارہ میں جو نہایت ظلم سے قتل کئے گئے ایک رسالہ لکھوں جس کا نام تذکرۃ الشہادتین تجویز کیا تھا۔ لیکن اچانک مجھے دردِ گردہ شروع ہو گیا اور میرا ارادہ تھا کہ ۱۶؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء تک وہ رسالہ ختم کروں کیونکہ ۱۶؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ایک فوجداری مقدمہ کے لئے جو ایک مخالف کی طرف سے میرے پر دائر تھا گورداسپور میں جانا ضروری تھا۔ تب مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ یا الٰہی مَیں شہید مرحوم عبداللطیف کے لئے رسالہ لکھنا چاہتا ہوں اور درد گردہ شروع ہو گئی ہے مجھے شفا بخش۔ اور اس سے پہلے مجھے ایک دفعہ دس دن برابر درد گردہ رہی تھی اور مَیں اس سے قریب موت ہو گیا تھا۔ اب کی دفعہ وہی خوف دامنگیر ہو گیا۔ مَیں نے اپنے گھر کے لوگوں کو کہا کہ مَیں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ تب مَیں نے اپنی شفا کے لئے اس سخت درد کی حالت میں دعا کی اور انہوں نے آمین کہی۔ پس مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی قسم ہر ایک گواہی سے زیادہ اعتبار کے لائق ہے کہ ابھی مَیں نے دعا تمام نہیں کی تھی کہ میرے پر غنودگی طاری ہوئی اور الہام ہوا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ مَیں نے اسی وقت یہ الہام اپنے گھر کے لوگوں اور ان سب کو جو حاضر تھے سنا دیا اور خدائے علیم جانتا ہے کہ صبح کے چھ بجے سے پہلے مَیں بکلی صحت یاب ہو گیا اور اسی دن مَیں نے آدھی کتاب تصنیف کر لی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۴۵، ۳۴۶)

ان نشانوں کے علاوہ جو اوپر بیان کئے گئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہزاروں اور قبولیتِ دعا کے نشان ہیں جن میں سے سینکڑوں آپ نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں اور ان میں سے بعض بہت سے نشانوں پر مشتمل ہیں کیا خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور میں یہ طاقت ہے کہ وہ دعاؤں کو قبول کر کے قدرت کے نمونے دکھا سکے۔ اور پھر قبل از وقت قبولیت کی اطلاع دے سکے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت جب ظاہر ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک حتمی دلیل ٹھہرتی ہے جس کا کوئی جواب کسی کے پاس نہیں ہو سکتا۔ اس طور سے گویا اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنے آپ کو نہایت کھلے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

یہ قبولیتِ دعا کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے صرف انبیاء کے ساتھ نہیں رکھا بلکہ دوسرے عاجز بندوں کے ساتھ بھی وہ اپنے بے پایاں رحم و کرم کی وجہ سے ایک حد تک یہ معاملہ کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہے تا ان کے دل بھی خدا تعالیٰ کی ہستی سے براہِ راست مطمئن ہو جائیں اور وہ اس کی فرمانبرداری اور اطاعت اور محبت میں آگے سے آگے بڑھیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ تکلّم

(۳) اللہ تعالیٰ کی تیسری صفت جس کا مَیں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں اس کی صفتِ تکلّم ہے۔ یعنی اس کا اپنے بندوں کے ساتھ کلام فرمانا۔ یہ صفت درحقیقت مجیب الدعوات کی صفت سے بھی زیادہ مبرہنہ طور پر اللہ تعالیٰ کو انسان کے سامنے لے آتی ہے گویا کوئی پردہ درمیان میں نہیں رہتا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے کسی بندے کے اوپر اپنا کلام نازل فرماتا ہے تو اس وقت گویا اس کا بندہ دنیا اور مافیہا سے غافل ہو کر اس کے قبضہ میں ہوتا ہے اور اس کے کلام سے خدا کا دیدار کر رہا ہوتا ہے۔ اور لذت اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام اپنے اندر کئی علامتیں رکھتا ہے جن سے وہ پہچانا جاتا ہے کہ وہ واقعی اس عظمت اور قدرت والے خدا کا کلام ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتا ہے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ اوپر جو قبولیتِ دعا کی مثالیں دی گئی ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ قبل از وقت قبولیت کی اطلاع دے کر ثابت کر دیا کہ یہ درحقیقت اسی کا کلام تھا جو بعینہٖ اسی طرح سے پورا ہوا جس طرح بتایا گیا تھا۔ کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر کوئی شبہ رہ جاتا ہے۔ ہاں پاگل اور مجنون اور فلسفہ کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ علاوہ آئندہ کی خبر کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں اس کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ ایسے کام کرتا ہے جو غیر معمولی ہوں۔ مثلاً کسی سخت قسم کی بیماری سے محض اپنی طرف سے شفا دینا۔ کسی کو ابتر کر دینا کسی کو ہلاک کر دینا۔ کسی کی تائید اور نصرت کرنی حالانکہ وہ ظاہری سامانوں سے محروم ہو۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ہمارے آقا و سردار حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کی کیا شان اور عظمت ہے۔ نہایت فصیح و بلیغ۔ نہایت درجہ دلکش۔ دل کو غلاظتوں سے پاک کرنے والا۔ ہدایت کے راستے دکھانے والا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو نہایت نفیس مثالیں دے دے کر بیان کرنے والا۔ اس کی ہر سطر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا نظر آ رہا ہے۔ خدائی قدرتوں کو ظاہر کرنے والا اس کے پڑھنے سے ہر ذرے پر عجیب نشہ دکھا دیتا ہے جو دنیا کی نظروں سے اوجھل ہے خدا کی نصرت اور محبت دینے والا۔ خدا کے حسن اور احسان کی جھلکیں دکھانے والا۔ عجیب محبوبیت کا انداز رکھنے والا۔ بس قرآن کیا ہے خدا کا آئینہ ہے جس میں اس کا محبوبانہ چہرہ نظر آتا ہے۔ اس کے اندر ہزاروں پیشگوئیاں ہیں جنہوں نے پورا ہو کر ایمان لانے والوں کے دلوں کو اطمینان اور لذّت سے بھر دیا اور وہ اپنے خدا پر ایک ایک ذرہ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ ہے خدا کے کلام کی شان۔

پھر اس زمانہ میں خدا کا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلّیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اُترا اور کیا ہی خوب اُترا۔ وہی خوبیاں لئے ہوئے جو آپ کے آقا پر اُترے ہوئے کلام میں ہیں۔ وہی دلستانی اور دلربائی۔ ایک ایک فقرے پر قربان ہونے کو دل چاہتا ہے اسی طرح غیب کی خبریں اور خدا کی قدرتیں۔ اسی طرح نصرتیں اور مدد یں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کے جلوے

(۴) اللہ تعالیٰ کی چوتھی صفت جس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اس کی صفت ولی ہے۔ یعنی وہ صالحین کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور ان کی غیر معمولی مدد فرماتا ہے۔ قبولیتِ دعا بھی دراصل اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ لیکن اس کا ولی ہونا ایسی مستقل معیت کو ظاہر ہے کہ وہ کبھی ایسے بندوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اس تعلق کے پیدا کرنے کے لئے بندہ کیا کچھ کرتا ہے اور اپنی قربانی اور محبت کو کہاں تک پہنچاتا ہے یہ اس وقت میرا مضمون نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بندے کے ساتھ تعلق کا اظہار ہوتا ہے اس کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اس تعلق کے اظہار سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ اور اس طور سے بھی وہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی ذات اسی وجہ سے خدا نما بنتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے جس طور سے شروع سے آخر تک مدد فرمائی اور تمام مقابلہ کرنے والوں کو آپ کے سامنے ذلیل و رسوا

کیا اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ آپ نہایت درجہ بے سروسامان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے سب سامان خود پیدا کئے۔ آپ اکیلے تھے آپ کو نہایت درجہ فدا ہونے والوں کا ایک گروہ دیا۔ آپ مغلوب تھے آپ کو سب پر غالب کر دیا۔ حتیٰ کہ بڑی بڑی حکومتیں بھی آپ کے سامنے جھک گئیں۔ دشمن نے آپ کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن خدا نے آپ کے مشن کو دنیا کے کناروں تک قائم کیا۔ آپ کے اندر ایسی قوتِ قدسی پیدا کی کہ وہ آپ کے بعد لاتعداد انسانوں میں کام کرتی گئی اور اس آخری زمانہ میں بھی آپ کے ایک غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پوری شدّت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور کمزور ہونے والے اسلام کو غالب کرنے کی بنیاد آپ کے ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اب پھر اسلام کو وہی غلبہ مل کر رہے گا جو قرنِ اوّل میں اسے حاصل تھا اور یہ سب باتیں پھر اسی طرح سے خدا کی ہستی اور اس کی قدرت کی دلیل ٹھہر رہی ہیں جس طرح پہلے ٹھہری تھیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس کس طرح آپ کی نصرت اور مدد فرمائی اور آپ کی خاطر کیا کچھ کیا لیکن گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے صرف دو تین اقتباس دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا اب میں بوڑھا ہوں اور ستر برس کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے مگر میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا۔ میں مفلس نادار تھا۔ اس نے لاکھوں روپے مجھے عطا کئے اور ایک زمانہ دراز فتوحات مالی سے پہلے مجھے خبر دی۔ اور ہر ایک مباہلہ میں مجھ کو فتح دی اور صدہا میری دعائیں منظور کیں اور مجھ کو وہ نعمتیں دیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صـ ۲۹)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں جن کے ادراک سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ وہ کسی سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اے لوگو کبھی تو خدا سے شرم کرو۔ کیا اس کی نظیر کسی مفتری کی سوانح میں پیش کر سکتے ہو اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا۔ جب ملک میں طاعون پھیلی تو کئی لوگوں نے دعوے کر کے کہا کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک کیا جائے گا۔ مگر عجیب قدرت حق ہے کہ وہ سب لوگ آپ ہی طاعون سے ہلاک ہو گئے اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا اور طاعون تیرے نزدیک نہیں آئے گی بلکہ یہ بھی مجھے فرمایا کہ میں لوگوں کو یہ کہوں کہ آگ سے (یعنی طاعون سے) ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اور نیز مجھے فرمایا کہ میں اس تیرے گھر کی حفاظت کروں گا اور ہر ایک جو اس چاردیوار کے اندر ہے وہ طاعون سے بچا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس نواح میں سب کو معلوم ہے کہ طاعون کے حملہ سے گاؤں کے گاؤں ہلاک ہو گئے اور ہمارے اردگرد قیامت کا نمونہ رہا مگر خدا نے ہمیں محفوظ رکھا۔"

(حقیقۃ الوحی صـ ۲۵۱-۲۵۲)

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد علمی میدان میں بھی نہایت غیر معمولی طور پر ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہی اور آپ کی طرف سے اس میدان میں بھی بڑے بڑے معجزے صادر ہوئے۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے عربی زبان میں تقریر کروائی جس کا آپکو قطعاً کوئی ملکہ نہ تھا۔ اس واقعہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ اور نیز یہ الہام ہوا كَلَامٌ أُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی۔ چنانچہ اس الہام کو اسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور اخویم مولوی نورالدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب بی۔اے اور حافظ عبدالعلی صاحب اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سَو کے قریب ہوگی سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبات الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا۔ اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صـ ۳۶۲-۳۶۳)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کا جلوہ۔

یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ وہ اپنے محبوبین کو مٹی سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دیتا ہے اور ان کی عزت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم کر دیتا ہے اور ان کے مخالفین کو انجام کار ذلیل و نامراد کرتا ہے۔ کیا ان باتوں پر غور کرنے کے بعد بھی کسی کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی اعلیٰ صفات کے متعلق کوئی شبہ رہ جاتا ہے۔

یہاں تک اللہ تعالیٰ کی چار صفات کے ظہور سے اس کی ہستی کا ثبوت دیا گیا ہے یعنی صفت رب العالمین۔ صفت مجیب الدعوات۔ صفت تکلّم اور صفت ولی۔ اس کی اور بھی بے شمار صفات ہیں جن میں سے ہر ایک اس کی ہستی کو ثابت کرتی ہے لیکن یہاں ان کے بیان کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اس کی ہستی کا ویسا ہی یقینی ثبوت ہیں جیسا کہ مادہ کی صفات مادہ کے وجود کا۔ مادہ بھی درحقیقت اپنی صفات سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے اور اس میں کسی شک اور شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اس کی صفات انسان کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ اسے اطمینان اور لذت بخشتی ہیں اسے خدا کے حسن و احسان پر اطلاع دیتی ہیں۔ اسے خدا کی طرف کھینچتی ہیں اسے خدا کی معرفت اور محبت عطا کرتی ہیں۔ پھر خدا کی ہستی کا انکار کرنا کیا ظلم ہے۔ یہ تو ویسا ہی ہے جیسے سورج سامنے نکلا ہوا ہو اور انسان اس سے انکار کر دے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ مثلاً

یہ کہ دنیا کے سب راستباز اور پاکباز انسان خدا کی ہستی کا اقرار کرتے آئے ہیں۔

یا یہ کہ شروع سے ہی دنیا کے تمام مذاہب اور اقوام میں خدا کا عقیدہ پایا جاتا ہے جو اس کے حقیقی ہونے کی دلیل ہے۔

یا یہ کہ خدا پر سچا ایمان رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

یا یہ کہ انسان کا دل خدا کی ہستی کو ماننے کے بغیر قرار نہیں پاتا۔

لیکن اب ان دلائل کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے صفات والے حصے کو بیان کر کے ہی اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار
مرزا عبدالحق

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر عالمگیر زبانوں کا عظیم الشان جلسہ

اسلام کی عظمت اور آنحضرت صلعم کی مدح میں پینتالیس ۴۵ سے زائد غیر ملکی زبانوں میں تقاریر

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع مختلف رنگ و نسل کے حامل افراد اور مختلف زبانیں بولنے والے احباب مرکز احمدیت میں حقیقی اسلام کے فیوض سے مستفیض ہونے کے لئے جمع ہوتے ہیں جو بعد میں اپنے اپنے ملکوں میں واپس جاکر اس نور سے لوگوں کے دلوں کو منور کرتے ہیں اور اس طرح حضور اقدس کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے خدائی وعدے پورے ہونے ہیں۔ ہمارے جلسہ سالانہ پر نہ صرف اندرون ملک سے بلکہ دنیا کے کونہ کونہ سے احباب مرکز سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں۔

امسال جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام غیر ملکی زبانوں کا ایک خاص جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ گویا تھا حضرت موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے والی بشارت کے پورا ہونے کا عملی اظہار تھا۔ عالمگیر زبانوں کا جلسہ ۲۶ دسمبر ساڑھے آٹھ بجے شب مسجد مبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پینتالیس سے زائد غیر ملکی زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب التبلیغ سے ایک عربی اقتباس سنایا گیا۔ اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی۔ مکرم صالح محمد صاحب نے حضور علیہ السلام کی ایک عربی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ نے مختصر سے عربی تعارف و تمہید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا عربی اقتباس سنایا۔

نَعْتَقِدُ اَنَّ رَسُوْلَنَا
خَيْرُ الرُّسُلِ وَاَفْضَلُ
الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمُ
النَّبِيِّيْنَ وَاَفْضَلُ
مِنْ كُلِّ مَنْ يَّاْتِيْ وَخَلَا
وَهُوَ سَلَكَنِيْ بِنَفْسِهٖ
الْمُبَارَكَةِ وَرَبَّانِيْ
بِيَدِهِ الطَّاهِرَةِ
الْمُطَهَّرَةِ وَاَرَانِيْ
عَظْمَتَهٗ وَمَلَكُوْتَهٗ
وَعَرَّفَنِيْ بِاَسْرَارِهِ
الْعُلْيَا وَنَعْتَقِدُ
اَنَّ كُلَّ اٰيَةِ الْقُرْاٰنِ
بَحْرٌ مَوَّاجٌ مَمْلُوْءٌ
مِنْ وَثَائِقِ الْهُدٰى
وَبَاطِلٌ مَا يُعَارِضُهٗ
وَيُخَالِفُ بَيَانَهٗ مِنْ
قِصَصٍ وَعُلُوْمِ الدُّنْيَا
وَالْعُقْبٰى وَنَعْتَقِدُ
اَنَّ النَّجَاةَ فِي الْاِسْلَامِ
وَاتِّبَاعِ نَبِيِّنَا
سَيِّدِ الْوَرٰى

(التبلیغ ۱۸۹۳ء)

حضور علیہ السلام کے اس عربی اقتباس کی جدید عربی لب و لہجہ میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ لبنان و مصر نے تشریح کی۔ بعد میں جن جن مقررین نے مختلف زبانوں میں اس بابرکت اقتباس کا ترجمہ سنایا ان میں سے چند کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ مکرم عبد المالک خان صاحب سابق مبلغ گھانا حال مربی سلسلہ (اردو زبان) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ (ڈچ زبان) مکرم مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ و جزائر فجی (عبرانی و سپینش) مکرم مولوی عبد الخالق صاحب (فارسی) مکرم الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ نائیجیریا (یوروبا) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری (سنگاپور زبان) مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب سابق مبلغ یوگنڈہ (یوگنڈا کی زبان) مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ بورنیو (صباح زبان) مکرم کیپٹن ملک محمد عبد اللہ صاحب (برمی زبان) مکرم ارشاد احمد صاحب آف پشاور (جرمنی زبان) مکرم نظام الدین بورن صاحب (فرانسیسی زبان) مکرم انیس الرحمان صاحب (بنگالی زبان) مکرم ذوالکفل لوبس صاحب (باتک زبان) مکرم ابوبکر مالاباری (ملیالم زبان) مکرم منیر الاسلام صاحب (سونڈانی زبان) مکرم سیوطی عزیز صاحب (بوگس زبان) مکرم سید محمد مرسے صاحب (اڑیہ زبان) مکرم سید منظور احمد صاحب (ہندی) مکرم محمد اسحاق صاحب آف ماریشس (پرتگیس زبان) مکرم سفنی ظفر احمد صاحب (مینگ کاباؤ زبان) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن پشتو زبان اور آپ کے فرزند مکرم منیر احمد صاحب (انگریزی زبان) مکرم یوسف تاسن صاحب (آشانٹی زبان) میں تقاریر کیں۔ صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو دوران کارروائی ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑا۔ آپ کے جانے کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن حال ربوہ نے جلسہ کے بقیہ حصہ کی صدارت فرمائی اس دوران مکرم صالح محمد صاحب نے حضور علیہ السلام کی فارسی نظم اور مکرم نصیر الحق صاحب نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم ماسٹر نور احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت کے موقع پر اپنی لکھی ہوئی پنجابی نظم پرجوش انداز میں سنائی۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران مکرم منور شمیم صاحب خالد مہتمم تحریک جدید مجلس مرکزیہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ یہ دلچسپ جلسہ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا اور آخر میں صدر جلسہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام کیا۔ قبل ازیں شام ساڑھے چار بجے مقررین کے اعزاز میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں چائے پارٹی ترتیب دی گئی جس میں پریس کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب پر محترم مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شامل ہوئے۔ اس موقع پر گروپ فوٹو کھینچا گیا۔

الغرض غیر ملکی زبانوں کا یہ دلچسپ جلسہ عالمگیر اسلامی اخوت و محبت اور یکجہتی و برادری کا ایک ایمان افروز زندہ مظاہرہ تھا۔ جس میں دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے، جن کی زبانیں مختلف تہذیب و تمدن مختلف جوہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف تھے مگر جو اسلام و احمدیت کے نہ ٹوٹنے والے تعلق میں منسلک تھے۔ یکے بعد دیگرے سٹیج پر آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت عربی اقتباس کو بڑے جوش و جذبہ سے اپنی اپنی زبانوں میں بیان کرنے اور اس طرح دنیا کے لئے ایک ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچا رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کے مسیح کے متعلق وہ خدائی بشارت نہایت آب و تاب سے حرف بحرف پوری ہوئی کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور ربوہ جیسے بے آب و گیاہ علاقہ میں دور دراز سے کھنچے چلے آنے والے احمدی احباب نے پینتالیس سے زائد زندہ زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو آلہ صوت اکبر کے ذریعہ فضا میں بلند کیا۔ دیکھنے والوں کو یہ صداقت کا ایک عظیم الشان نشان تھا۔

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گمشدہ کانٹا

جلسہ سالانہ کے موقع پر بچے بذریعہ سپیشل بوگی کوئٹہ سے ربوہ آئے تھے۔ جائے رہائش پر پہنچنے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک طلائی کانٹا جس میں چھوٹے چھوٹے فیروزی پتھر جڑے ہوئے تھے گم ہو گیا تھا۔ معلوم نہیں کہ بوگی میں گرا تھا یا ربوہ سٹیشن پہ اترنے کے بعد۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مجھے اطلاع دیں۔

خاکسار شمس الحق خان
فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سوفیصدی ادائیگی

مکرم ملک مقصود احمد صاحب سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن حلقہ سلطانپورہ لاہور نے اپنے حلقہ کے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات سوفیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرست بھجوائی ہے۔ ان مخلصین کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرماوے۔ آمین۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۱۔	مکرم شیخ محمد حسین صاحب	۱۰۱ ــــ ..
۲۔	" تبسم ملک صاحب	۱۰ ــــ ..
۳۔	" ملک مسعود احمد صاحب	۲۰۰ ــــ ..
۴۔	" خواجہ محمد اقبال صاحب	۵۰ ــــ ..
۵۔	" ملک طاہر احمد صاحب	۲۴۰ ــــ ..
۶۔	" محمد جمیل خان صاحب	۱۰۰ ــــ ..
۷۔	" شیخ عبدالحمید صاحب	۱۰ ــــ ..
۸۔	" مولوی غلام رسول صاحب	۳۷ ــــ ..
۹۔	" ملک حبیب اللہ صاحب	۱۰۰ ــــ ..
۱۰۔	" فضل کریم صاحب	۵ ــــ ۵۰
۱۱۔	" چوہدری حمید احمد۔ رشید احمد و بشیر احمد صاحبان	۱۰۱ ــــ ..

سرگودھا

۱۔	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالعزیز صاحب	۱۰ ــــ ..
۲۔	" ناصرہ صاحبہ اہلیہ چوہدری صفدر علی صاحب	۲۰ ــــ ..
۳۔	" نور بیگم صاحبہ اہلیہ رانق صاحب	۱۰ ــــ ..
۴۔	" حبیب اختر صاحبہ اہلیہ مہدی حسین صاحب	۵ ــــ ..
۵۔	" عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب پراچہ	۱۵۰ ــــ ..
۶۔	" سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ سمیع نون صاحب	۱۰۰ ــــ ..
۷۔	" مس خورشید بیگم صاحبہ ایاز	۳۰ ــــ ..
۸۔	" ناصرہ بنت شریف احمد صاحب باجوہ	۱۰ ــــ ..
۹۔	" شہزادی بیگم صاحبہ عبدالرشید صاحب پراچہ	۵ ــــ ..
۱۰۔	" رشیدہ صاحبہ اہلیہ تراب علی صاحب	۱۵ ــــ ..
۱۱۔	" زرین صاحبہ اہلیہ عبدالوحید صاحب پراچہ	۲۰ ــــ ..
۱۲۔	" حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب	۱۰ ــــ ..
۱۳۔	" حلیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب	۵ ــــ ..

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھتیجی منصورہ فرحت چار جنوری کو فوت ہو گئی ہے۔ اس سے قبل ۸ر نومبر کو ہمارا بچہ کرامت احمد وفات پا گیا تھا۔ ان دونوں کے صدمہ کی وجہ سے سب خاندان نڈھال ہے احباب دعا فرمائیں کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ (نعیمہ سدحی معرفت چوہدری فیض احمد صاحب)

۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد اکرام۔ محمد نگر لاہور)

۳۔ جلسہ سالانہ کے بعد سے میرے تین چھوٹے بچے۔ والدہ صاحبہ اور برادرم عزیزم ملک محمد اکرم لبارحتہ انفلوئنزا شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد اعظم ملک بیت العزیز دارالعلوم غربی ربوہ)

انصار اللہ کے نئے سال کا آغاز

اراکین انصار اللہ کو نیا سال مبارک ہو۔ آیئے ہم اپنا نیا سال نئے عزم کے ساتھ شروع کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار اللہ کو اپنی زندگی کا ثبوت دینے اور ایسے نقوش چھوڑنے کی تلقین فرمائی ہے جس سے انصار اللہ کی زندگی کا احساس پیدا ہو۔ اس نیک کام کو شروع کرنے کا پہلا زینہ سال رواں کے بجٹوں کی تشخیص ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے اس سال کے بجٹ ابھی تک نہیں بھجوائے ان کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے باشرح مشخصہ بجٹ فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کی بیٹی امینہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ملک منصور حبیب اللہ صاحب ابن ملک حافظ محمد حسین صاحب سے طے پایا تھا۔ برات پنڈ دادنخاں سے ربوہ آئی۔ تقریب رخصتانہ کے اختتام پر مکرم مولوی عبدالمجید صاحب سکرٹری امور عامہ جماعت کراچی نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ضروری اور اہم لٹریچر

الازہار لذوات الخمار (اوڑھنی والیوں کے لئے پھول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان تمام تقاریر کا مکمل اور بیش قیمت مجموعہ جو حضور نے اپنے عہد خلافت میں احمدی خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمائیں

قیمت مجلد سات روپے غیر مجلد چھ روپے

یادِ محمود

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر حضور کی یاد میں لکھی ہوئی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت سوا دو روپیہ ۲/۲۵

المصابیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطابات کا مجموعہ جو آپ نے احمدی خواتین سے فرمائے اور انہیں اہم امور کی طرف توجہ دلائی ہے

قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱ــ۵۰)

رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی۔ قیمت پچاس پیسے

راہِ ایمان کا انگریزی ترجمہ

احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری امور اور اہم مسائل پر مشتمل مجموعہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ انگریزی جاننے والے احمدی بچوں کے لئے بہترین تحفہ

قواعد و ضوابط لجنات اماء اللہ

نیا ایڈیشن لجنات مفت منگوا سکتی ہیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۴۔ میرا سال دوم ایم بی۔ بی۔ ایس کا سالانہ امتحان ۲۷ر جنوری ۱۹۶۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں اور اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(کریم احمد قمر سال دوم ایم بی بی ایس میڈیکل کالج ہوسٹل چاٹگام۔ مشرقی پاکستان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ٹیکسلا میں بھاری صنعتوں کا کارخانہ

کراچی ۱۵ر جنوری۔ چین نے پاکستان کو ساڑھے چودہ ہزار ٹن خام مال مہیّا کرنے کی پیش کش کی ہے یہ خام مال ٹیکسلا کے بھاری صنعتوں کے کارخانہ میں پیداوار شروع کرنے اور پہلے سال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال ہوگا۔ چین نے جو پیش کش کی ہے۔ اس کے مطابق ڈیڑھ کروڑ روپے کی مالیت کا یہ خام مال بھی بطور قرضہ دیا جائے گا اور اس پر کوئی سود وصول نہیں کیا جائے گا۔ یہ قرضہ چار کروڑ تیس لاکھ روپے کے اس قرضہ کے علاوہ ہوگا۔ جو چین نے ٹیکسلا کے کارخانہ کے لئے ضروری مشینری اور دوسرا سامان خریدنے کے لئے دیا ہے۔ یہ قرضہ بھی بلا سُود ہے۔

یہ پہلا موقع ہے کہ کسی ملک نے پاکستان کو مشینری اور ضروری خام مال خریدنے کے لئے قرضہ دیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق چین کی اس امداد کی بدولت پاکستان کے بھاری صنعتوں کے کارخانہ میں وقت پر پیداوار شروع کرنے میں مدد ملے گی۔ اور ٹیکسلا کا کارخانہ اپنی پیداوار کی رفتار بھی برقرار رکھ سکے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چین کے دونوں قرضے ایک ہی صنعتی منصوبہ کی تکمیل پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ چین اس سال کے آخر تک پاکستان کو خام مال مہیّا کرنا شروع کر دے گا کیونکہ ٹیکسلا کے کارخانہ میں اسی سال کے آخر تک تجرباتی پیداوار شروع ہو جائے گی۔ اور ابتداء میں یہ کارخانہ ۶ کروڑ ۱۲ لاکھ روپے مالیت کا مال تیار کرنا شروع کرے گا۔ اس سے پاکستان کو سالانہ چار کروڑ ۱۲ لاکھ روپے کے زرِ مبادلہ کی بچت ہوگی

انتظامیہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جارہی

راولپنڈی ۱۵ر جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ مغربی پاکستان میں زبردست تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے بعض اخبارات کی اس خبر کو غلط قرار دیا ہے کہ صوبہ میں ہنگامی حالت ختم کی جارہی ہے گورنر مغربی پاکستان کل صبح لاہور سے راولپنڈی پہنچے انہوں نے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انتظامی تبدیلیاں اور ہنگامی حالت کے عنقریب خاتمہ کے بارے میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان کی حیثیت افواہ سے زیادہ نہیں۔ انہوں نے کہا اس قسم کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔ گورنر موسیٰ راولپنڈی میں صدر مملکت سے ملاقات کریں گے۔ اور ان سے صوبہ کی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

وزیر خارجہ کی تلقین

لندن ۱۵ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے لندن میں مقیم پاکستانیوں کو صدر ایوب کی طرف سے ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے ملک کے وقار اور عظمت کو ٹھیس نہ لگنے دیں۔ اور اپنے آپ کو صحیح پاکستانی بنا کر پیش کریں۔ وزیر خارجہ انگلستان میں مختلف پاکستانی ایسوسی ایشنوں کے ایک سو نمائندوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ پاکستانیوں کو جو مسائل اور مشکلات درپیش ہیں ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

روس کا انسان بردار طیارہ

ماسکو۔ ۱۵ر جنوری۔ روس نے کل ایک اور خلائی جہاز سوئز (اتحاد) چہارم زمین کے گرد مدار میں پہنچا دیا۔ اس میں ایک اکتالیس سالہ خلا نورد لفٹننٹ کرنل ولادی میر ایگزنیڈ رووچ شاٹوف سوار ہیں۔ سوئز اپنے مدار پر زمین کے گرد ۸۸ منٹ میں ایک چکر لگا رہا ہے اس کے بعد ایک اور خلائی جہاز چھوڑا جائے گا جس کی مدد سے ایک خلائی پلیٹ فارم قائم کیا جائے گا۔ جو انسان کو چاند پر پہنچانے کے لئے استعمال ہوگا۔

سوئز چہارم آج دوپہر مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۱۲ بج کر ۳۹ منٹ پر چھوڑا گیا۔ یہ اس سلسلہ کا چوتھا جہاز ہے اس سے قبل سوئز اوّل ۲۳۔ اپریل ۱۹۶۷ء کو سوئز دوم ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء اور سوئز سوم ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو چھوڑے گئے تھے سوئز روسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے "اتحاد" ہیں۔ روس کی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق خلائی جہاز کے مدار میں پہنچنے کے تین گھنٹے بعد ٹیلی ویژن تصویریں موصول ہوئیں ان میں کرنل شتالوف کو کام کرتے دکھایا گیا ہے کرنل شتالوف بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔

صدر ایوب کے نام شاہ کا پیغام

اسلام آباد ۱۵ر جنوری۔ شہنشاہ ایران نے بھارت سے ایران واپس جاتے ہوئے پاکستان کی فضا سے گذرتے وقت صدر ایوب خان کو خیر سگالی کا پیغام بھیجا جس میں صدر اور پاکستانی عوام کی صحت سلامتی اور خوشگوار مستقبل کی دعا کی گئی ہے شاہ ایران نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ وہ پاکستان کی فضا میں پرواز کرتے ہوئے بے حد مسرت محسوس کرتے ہیں اور پاکستان کے برادر عوام کو خوشحالی اور ترقی کے مزید مواقع عطا ہونے کے لئے دعاگو ہیں۔

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں ۲۰ سال پرانی مرض بواسیر تھی ہم نے خاندانی اور سند یافتہ پاکستان

حکیم حاکم علی قاسم علی ماہر بواسیر

کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

سے علاج کرا کر شفا پائی۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کی مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے موکے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ زنانہ بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔ ہر دار عطاء اللہ خان بی اے کراچی ۱۸ ناظم آباد ۲-۱۱-۱/۶ فون نمبر ۶۲۰۳۶

بے بی ٹانک

گرائپ واٹر وغیرہ کی نسبت کہیں زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ بچوں کی کمزوری، بدہضمی، سوکھا پن، دست، قے اور دانت نکلنے کی تکالیف کے لئے مجرب ہے۔ پیکنگ ۱/۷۵، ۳/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمپنی گولبازار۔ ربوہ

کیمبرج میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

سانگلہ ہل میں روزنامہ الفضل

سمیع اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل سے مل سکتا ہے اور روزانہ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے،

(مینیجر الفضل)

ترسیل زر اور اشتہارات وغیرہ سے متعلق

مینیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں،

امانتِ تحریک جدید کی اہمیّت

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے بھائی جان ان دنوں بسلسلہ ملازمت پریشان ہیں تمام بھائیوں اور بہنوں سے ان کی پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فوزیہ فرزانہ۔ کوٹ میلا رام۔ ملتان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اسکی لطیف تشریح

جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ ہماری قوم تباہ ہو گئی وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے،

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مَنْ قَالَ هَلَكَ الْقَوْمُ فَهُوَ أَهْلَكَهُمْ (یعنی جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہماری قوم تباہ ہو گئی۔ وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے) کی نہایت لطیف تشریح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اسیطرح اسلامی تمدن اور سیاست میں بھی خطرناک نقص پیدا ہو گیا کیونکہ کہہ دیا گیا کہ صحابہؓ کے زمانہ میں تمدن نے جو شکل اختیار کی تھی اس سے زیادہ اسلامی تمدن کو کوئی شکل نہیں دی جاسکتی حالانکہ تمدن کی شکل ہر زمانہ کے لحاظ سے بدلتی چلی جاتی ہے۔ کسی زمانہ میں اس کی کوئی شکل موزوں ہوتی ہے اور کسی زمانہ میں اس کی کوئی شکل موزوں ہوتی ہے۔ سچا مذہب وہی ہوتا ہے جو اپنے اندر لچک رکھتا ہے۔ اسی لئے وہ مذاہب جو دنیا میں ایک لمبے عرصے کے لئے آتے ہیں اُن کی تعلیم کے اندر ایک قسم کی لچک پائی جاتی ہے جو مختلف زمانوں اور مختلف حالات کے مطابق تغیر پذیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلامی تمدن نے جو شکل اختیار کی وہ اور تھی۔ مگر اب اس تمدن نے جو شکل اختیار کر لی ہے وہ اور ہے بے شک اس تمدن کے اصول ایک ہی رہیں گے مگر اسکی شکل زمانہ کے ... ...

... ...

... ...

حالات کے لحاظ سے بدلتی چلی جائے گی۔ اعتراض تب ہو جب اصول میں تبدیلی ہو۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اصول ہمیشہ ایک ہی رہیں گے صرف اس تمدن کی شکل میں زمانہ کے حالات کے لحاظ سے تبدیلی ہوتی چلی جائے گی۔ اور شکل میں یہ تبدیلی بالکل جائز ہوگی۔ مگر چونکہ کہہ دیا گیا کہ اسلامی تمدن انتہا تک پہنچ چکا ہے اور یہ کہ اس قانون میں کوئی لچک نہیں اگر لوگ پرانے زمانہ کے تمدن کی نقل کریں تو بے شک کریں۔ لیکن اس کے خلاف کوئی اور شکل تجویز نہیں کر سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے تمدن کے متعلق غور و فکر کرنا چھوڑ دیا۔ اور وہ اس چھوٹے سے تالاب کی صورت میں بدل گیا جس کا پانی نہیں بہتا۔ جس میں بو تو پیدا ہو جاتی ہے مگر خوشنمائی اور دلکشی باقی نہیں رہتی۔

پس یہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مَنْ قَالَ هَلَكَ الْقَوْمُ فَهُوَ أَهْلَكَهُمْ یہ درحقیقت آپ نے ایک بہت بڑا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا تھا۔ اگر قوم کے لیڈر اس حدیث کو ہی یاد رکھتے اگر وہ اپنی قوم کو مایوس نہ کرتے۔ اگر وہ اپنی جہالت سے اُن کو یہ نہ کہتے کہ تمہارے لئے اب ترقی کا کوئی امکان نہیں تو مسلمان روحانی میدان میں بھی آگے رہتے اقتصادی میدان میں بھی آگے رہتے۔ علمی میدان میں بھی آگے رہتے اور سائنٹفک میدان میں بھی آگے رہتے مگر ہمارے ہاں تو یہاں تک مصیبت بڑھی کہ مذہب تو الگ رہا مسلمانوں نے دنیوی علوم بھی پہلے لوگوں پر ختم کر دیئے۔ بوعلی سینا کے متعلق کہہ دیا کہ اُس نے طب میں جو کچھ لکھ دیا ہے اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں لکھا جاسکتا۔ منطق کے متعلق کہہ دیا کہ اس بارہ میں فلاں منطقی جو کچھ لکھ گیا ہے۔ اُس کے بعد منطق کے علم میں کوئی زیادتی نہیں کی جاسکتی۔ اسیطرح ایک ایک کر کے سارے علوم کے متعلق یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ اُن کے متعلق پہلے لوگ جو کچھ لکھ چکے ہیں۔ اُن سے زیادہ اب کوئی شخص نہیں لکھ سکتا۔ گویا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ هَلَكَ الْقَوْمُ جو کچھ پہلوں کو مل گیا وہ اب دوسروں کو نہیں مل سکتا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان بالکل تباہ ہو گئے۔ نہ مسلمانوں میں خدا پرست رہے۔ نہ مسلمانوں میں فقیہہ رہے نہ مسلمانوں میں قاضی رہے نہ مسلمانوں میں عارف رہے نہ مسلمانوں میں محدث رہے۔ کیونکہ جو چیز بھی تھی۔ اُسے گزشتہ لوگوں پر ختم کر دیا گیا۔ اور قوم کو مایوس کر دیا گیا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۲۶۸ و صفحہ ۲۶۹)

☆

عہدیداران مجلس انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۴۸ ہش ۱۹۶۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ مقرر فرمائی ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب دوستوں کو بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ	محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
اراکین خصوصی:۔	۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
	۲۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
دیگر اراکین:۔	
نائب صدر و قائد ایثار	محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
نائب صدر و قائد اصلاح و ارشاد	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب
قائد عمومی	شیخ محبوب عالم خالد
قائد تعلیم	محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
قائد تربیت	محترم شیخ مبارک احمد صاحب
قائد مال	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب
قائد ذہانت و صحت جسمانی	محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
قائد اشاعت	محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی
قائد تجنید	محترم چوہدری فضل احمد صاحب
قائد وقف جدید	محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب
قائد تحریک جدید	محترم چوہدری شبیر احمد صاحب
اڈیٹر	محترم صوفی غلام محمد صاحب

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم علی سیسے صاحب آف سیرالیون کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

جماعت احمدیہ سیرالیون کے ایک مخلص دوست مسٹر علی سیسے ۱۸/۱۲/۶۸ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی عمر ۵۵ سال تھی۔ اور آپ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اپنی صحت کے ایام میں مرحوم جماعتی کاموں میں بڑے انہماک و دلچسپی سے حصہ لیتے اور بڑے اخلاص و قربانی کا مظاہرہ کرتے تھے۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالت تبشیر)

درخواست دُعا

میرے والد محترم شیخ کلیم الرحمن صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب مزید کہ اگزیما کی وجہ سے کمر پر بہت سے زخم ہو گئے ہیں۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔

سب بھائیوں کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ لطیف الرحمن دھرم پورہ لاہور
حال۔ ربوہ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲